نام کتاب : اسلامی تصوف اور صوفیائے سرحد
(دسویں صدی ہجری میں علمی و ادبی خدمات)
مصنف : ڈاکٹر عبد الرشید
پبلشر : تصوف فاؤنڈیشن ، الفلاح پلازہ
جی ـ ۹ المرکز ، اسلام آباد
قیمت مجلد : ۷۵ روپے
صفحات : ۳۸۴
سن اشاعت : فروری ۱۹۸۸ء

صوفیہ کرام وہ ہستیاں ہیں جنھوں نے حرص و ہوس سے آزاد ہو کر بلاخوف لومۃ لائم کلمہ حق بلند کیا ـ یہ وہ مبلغین اسلام ہیں جن کی حکمت و دانائی سے پر دعوت کے نتیجے میں ان گنت لوگ حلقہ بگوش اسلام ہوئے اور بے شمار تاریک دل نور ہدایت سے منور ہوئے ـ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم نے ان صلحائے امت اور اصفیائے دین و ملت کے حقیقی کارھائے نمایاں کو پس پشت ڈال دیا اور کشف و کرامات کو موضوع بنالیا ـ آج کے اس افراتفری اور حرص و ہوس کے دور میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ان پاکیزہ باطن اور روحانی فیوض و برکات کے سرچشموں کی سیرتوں اور تعلیمات کو منظر عام پر لایا جائے ـ

محترم ڈاکٹر عبدالرشید قابل صد ستائش ہیں جنھوں نے ان مقربان بارگاہ رب العزت میں سے دسویں صدی ہجری کے صوفیائے سرحد کی علمی و ادبی خدمات، ان کی سوانح حیات اور احوال و مقامات اس انداز سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جن سے ان

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

کی زندگیوں اور ان کے کام کی صحیح روح آشکارا ہو جائے ، اور ہم ان صوفیائے کرام کے ارادوں کی قوت، افکار کی صحت، ان کے ثبات قدم، خود اعتمادی، ضبط نفس، بے لوث خدمت، اخلاقی جرأت جیسے اوصاف حمیدہ سے واقف ہو سکیں - نیز یہ بھی جان سکیں کہ تعمیر شخصیت کے کن کٹھن مراحل سے گذر کر وہ قرب الٰہی کے اس مقام پر فائز ہوئے ہیں - صوفیہ کرام کی علمی و ادبی خدمات کا تذکرہ ، ان کے حالات زندگی کو کشف و کرامات کے کہر سے نکال کر صحیح تاریخی پس منظر کے ساتھ پیش کرنے کی ضرورت جتنی آج ہے اتنی کبھی نہ تھی -

زیر نظر کتاب ڈاکٹر موصوف کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے - جس میں انہوں نے اسلامی تصوف کی گتھیاں سلجھانے کی کوشش کے ساتھ دسویں صدی ہجری میں صوفیائے سرحد کی علمی و ادبی خدمات اور ان کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی ہے اور ان کی سوانح حیات ، عادات وخصائل، اشغال زندگی، تعلیمات، مذہبی و روحانی خدمات کو عام فہم اور رواں زبان میں پیش کیا ہے -

کتاب کے مضامین کی فہرست پر ھی اگر ایک سرسری نگاہ ڈال لی جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ فاضل مرتب نے کس عرق ریزی سے اس گلدستہ کو سجانے کی کوشش کی ہے ، کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے-

ابتدا میں ,,نقش اول ،، کے عنوان سے فاضل مصنف نے ۲۰ صفحات پر مشتمل نہایت مفید پیش لفظ تحریر کیا ہے ، جس میں اللہ کی حمد و ثنا، اس کی تجلیات اور پیغام اول (پہلی وحی) کا تذکرہ ہے- خود اپنی سوانح کی ایک ہلکی سی جھلک اور اپنے آباء و اجداد کے کارہائے نمایاں اور ان کی دینی و ملی خدمات کا مختصر جائزہ بھی پیش کیا ہے- نیز اپنے مقالے کی غرض و غایت، اہمیت اور صوفیائے

سرحد سے متعلق موضوع کے انتخاب کی وجوہات پر روشنی ڈالی ہے۔

فاضل محقق چونکہ خود صوبہ سرحد کے باشندے ہیں، وہاں کے سنگلاخ پہاڑوں، مردم خیز علاقوں اور تہذیب و تمدن سے والہانہ محبت رکھنے کے ساتھ ساتھ وہاں کے مشاہیر صوفیہ کرام کی تعلیمات و حالات و واقعات سے حد درجہ متاثر ہیں ۔ پشتو زبان سے ناواقفیت کے سبب ان بلند مرتبہ صوفیہ کی زندگیاں اور تعلیمات منظر عام پر نہ آسکیں، یہ اعزاز ڈاکٹر موصوف کو حاصل ہوا کہ انھوں نے ان کی قابل فخر تبلیغی مساعی اور باطنی فیوض و برکات کو جدید تحقیقی اسلوب کے مطابق قلمبند کیا ہے۔

مقالہ کے پہلے دو باب تصوف سے متعلق ہیں ۔ حقائق تصوف کے ذیلی عنوانات میں تصوف کا مفہوم، قرآن اور حدیث سے تصوف کا ثبوت، تصوف کے مآخذ اور صوفیائے کرام، لفظ صوفی کی تعریف وغیرہ مذکور ہیں ۔ دوسرے باب میں تاریخ تصوف، دور حاضر میں علم تصوف کی ضرورت ، بیعت ، نسبت،بطلان تناسخ کا تذکرہ بڑے خوبصورت پیرائے میں کیا گیا ہے ، تاکہ صوفیائے کرام کے تذکرے کے مطالعہ سے قبل قاری اچھی طرح ذھن نشین کر لے کہ ان عظیم ہستیوں نے کس قدر کٹھن مراحل طے کئے ۔

تیسرے باب میں حضرت سید علی ترمذی المعروف پیر بابا کا تذکرہ ہے ، جو اکبری عہد میں دینی مساعی کے علمبردار تھے اور پختونوں کی نگاہ میں ان کا بے حد احترام ہے۔ خود فاضل محقق کے محبوب راھنما ھیں ۔ اس باب میں علی بابا کا تعارف ، سلسلہ چشتیہ کے ساتھ ان کا تعلق، سلسلہ نسب،تعلیم و تربیت ، سلاطین مغلیہ سے تعلق، فیض باطنی، ان کے شیوخ ، اخلاق و افکار ، وفات اور باقیات پر مفصل بحث کی گئی ہے۔

چوتھے باب میں پیر بابا کے خلفاء کا تذکرہ ہے جن میں سرفہرست حضرت اخوند درویزہ ہیں ۔ ان کی تعلیم و تربیت ، پیر بابا سے ملاقات، اخوند درویزہ اور تحریک روشنیہ، علوم اسلامیہ کی اشاعت اور ان کی ۹ تصانیف اور وفات کا تذکرہ شرح وبسط سے کیا گیا ہے۔

آخر میں پیر بابا کی اولاد اور ان کی خدمات کا تفصیلی جائزہ پیش کرکے پیر بابا کی مساعی کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور ان کی خدمات کا اعتراف کیا ہے۔ پانچویں باب میں پیر بابا کے معاصر صوفیاء جن میں شیخ عبدالقدوس گنگوھی، شیخ جلال الدین تھانیسری، شیخ سلیم چشتی، مست بابا، بہادر بابا اور حضرت اخون پنجو کا ذکر ہے۔ یہ پاک وھند کے وہ صوفیہ کرام ھیں جن کا تعلق کسی نہ کسی طرح صوبہ سرحد سے رھا ہے۔

چھٹے باب میں بایزید انصاری کا تفصیلی تعارف کروایا ہے یہ بزرگ بھی پیر بابا کے ھم عصر اور ھم پلہ تھے ۔ عہد اکبری میں صوبہ سرحد کی سیاسی تاریخ میں ان کا نام نمایاں ہے۔ آج کل کابل میں بایزید انصاری کو بڑی اھمیت دی جا رھی ہے۔ بایزید انصاری چونکہ پیر روشن کے لقب سے مشہور تھے اس لئے ان کی تحریک روشنیہ کہلائی ۔ فاضل محقق نے ان کی شخصیت کے جملہ پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی ہے۔

پیر بابا اور پیر روشن کے خیالات وافکار میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ساتویں باب میں فاضل محقق نے ھر دو ھستیوں ، پیر بابا اور پیر روشن کا غیر جانبدارانہ تقابلی جائزہ پیش کیا ہے۔ آخر میں اختتامیہ کے عنوان کے تحت اپنی تحقیق کا خلاصہ اور ماحصل بیان کیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی تحقیق کے مطابق سرحد کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ھی میں یہ قوم دولت ایمانی سے سرفراز ہوچکی تھی ۔ پختونوں کا ایک سردار قیس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے شوق سے سرشار ہوکر افغانستان سے مدینہ طیبہ پہنچا ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے وفد پر خصوصی توجہ فرمائی ، اور قیس کا اسلامی نام عبدالرشید رکھ کر امیر کا لقب عطا فرمایا ۔ خالد بن ولید نے اپنی لڑکی سارہ کا نکاح عبدالرشید کے ساتھ کرکے پختونوں کو اعزاز بخشا ۔ موجودہ پختون اس عظیم جرنیل کے فرزند ھیں ۔ نیز صوبہ سرحد کو اس کے علاوہ بھی بے شمار اعزازات حاصل ھیں ، (ص ۳۱۱ تا ۳۱۶) ۔ پختونوں کے سردار قیس (عبدالرشید) کا تذکرہ فاضل مصنف نے اپنی تحقیق میں تین مقامات صفحہ ۱۴ ، ۲۱ ، ۳۱۱ پر کیا ہے اور مآخذ صرف جمال الدین افغانی کی تصنیف الافغان کو قرار دیا ہے ، واللہ اعلم با الصواب ۔

فاضل محقق نے اس کتاب میں صوفیائے سرحد کے بارے میں بہت مفید تاریخی، سیاسی ، روحانی معلومات بہم پہنچائی ھیں ۔ مصنف نے ۳۴۶ عربی، فارسی ، اردو اور انگریزی کتابوں سے استفادہ کیا ہے ۔ یہ کتاب کتب تذکرہ میں ایک شائستہ اضافہ ہے جس کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔

کتاب میں صوفیاء کرام کی کرامات و خوارق عادات کا ذکر بہت محتاط طریق سے کیا گیا ہے اور بعض تعلیمات کو بار بار دھرایا گیا ہے۔ تاکہ قارئین کو اندازہ ہو کہ بزرگان دین کی تعلیمات ہر زمانے میں یکساں ھی رھی ھیں ۔ ھمارے ملک میں چھپنے والی دیگر کتب کی

طرح اس کتاب میں بھی طباعتی اغلاط کثرت سے ہیں ، آئنـدہ ایڈیشن میں اس پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیئے -

(ڈاکٹر حافظ محمد یونس)